Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۰-۷۵ | اتوار ۹ ذیقعدہ ۱۴۱۰ھ، ۳ احسان ۱۳۶۹ ہش، ۳ جون ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۲۴

اپنے نفس کیلئے نور حاصل کرو

"قرآن کریم نے بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ اپنے نفس کے لئے نور حاصل کرو، اور وہی نور ہے جو تم دوسروں کو عطا کرنے کے اہل ہو گے۔ اگر دنیا کی اصلاح کے لئے نکلے ہو تو چراغ لے کر نکلو لیکن وہ چراغ نہیں جو تعلیم کی صورت میں ملتا ہے یعنی محض وہ چراغ لے کر نہیں۔ بلکہ اپنے نفوس میں وہ چراغ روشن کرو جن کے ذریعے تم روشنی والے بن جاؤ۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل یکم مارچ ۱۹۹۰ء ص ۳)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ بالکل سچ ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی عظمت پر ایمان ہوگا، اسی قدر اللہ تعالیٰ سے محبت اور خوف ہوگا ورنہ غفلت کے ایام میں جرائم پر دلیر ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی عظمت اور جبروت کا رعب اور خوف ہی دو ایسی چیزیں ہیں جن سے گناہ جل جاتے ہیں اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان جن اشیاء سے ڈرتا ہے، پرہیز کرتا ہے۔ مثلاً جانتا ہے کہ آگ جلا دیتی ہے۔ اس لئے آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ یا مثلاً اگر یہ علم ہو کہ فلاں جگہ سانپ ہے تو اس راستہ سے نہیں گذرے گا۔ اسی طرح اگر اس کو یہ یقین ہو جاوے کہ گناہ کا زہر اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت سے ڈرے اور اس کو یقین ہو کہ وہ گناہ کو ناپسند کرتا ہے اور گناہ پر سخت سزا دیتا ہے تو اس کو گناہ پہ دلیری اور جرأت نہ ہو۔ زمین پر پھر اس طرح سے چلتا ہے جیسے مُردہ چلتا ہے۔ اس کی روح ہر وقت خدا تعالیٰ کے پاس ہوتی ہے۔

یہ امور ہیں جو ہم اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کی ہی اشاعت ہمارا مقصود ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۶۲-۶۳)

مالی قربانی کی قابل رشک مثال

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"لندن میں ایک دوست میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں دو چیک تھے۔ ایک بنتالیس ہزار پونڈ کا اور دوسرا چالیس ہزار پونڈ کا۔ میں نے پوچھا یہ کیسے چیک ہیں تو انہوں نے کہا اس چیک کے ساتھ ایک کہانی وابستہ ہے پہلے وہ سن لیں پھر آپ کو بات سمجھ آجائے گی۔ انہوں نے کہا کہ جب آپ نے صد سالہ جوبلی کے لئے تحریک کی اور اس میں اس قسم کے الفاظ تھے کہ تاجر بھی حوصلہ کریں۔ خدا کی راہ میں قربانی کے لئے ہمت دکھائیں دیکھیں تو سہی خدا تعالیٰ کس طرح مدد کرتا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس کا میرے دل پر اتنا گہرا اثر پڑا کہ باوجود اس کے کہ میرے پاس پیسہ نہیں تھا میری تجارت چھوٹی تھی میں نے بنک سے ایک لاکھ روپے قرض لیا اور چندہ ادا کر دیا۔ اس واقعہ کو چار سال گذر گئے۔ کہنے لگے چندہ عام کچھ تو میں جماعت میں باقاعدہ ادا کرتا تھا لیکن اب سال کے آخر پہ جو میں نے حساب کیا ہے ۴۵ ہزار پونڈ چندہ عام میرے ذمہ بن رہا ہے جو میں اب ادا کر رہا ہوں۔ اب دیکھیں ایک شخص جو چار سال پہلے ایک لاکھ چندہ ادا کرنے کے لئے قرض لے رہا تھا اور سمجھ رہا تھا کہ میں نے تیر مار دیا اب وہ یک مشت سولہ لاکھ روپے کے لگ بھگ بقایا چندہ ادا کر رہا ہے اس میں سارا چندہ شامل نہیں ہے۔ دوسرے اس نے کہا کہ تشکرانے کے طور پہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جس تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے خدا نے اتنی برکت ڈالی ہے۔ اس کا میں چندہ بڑھا دوں۔ چنانچہ اس نے کہا میں نے پچاس ہزار پونڈ صد سالہ جوبلی میں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ دس ہزار پونڈ میں ادا کر چکا ہوں بقیہ چالیس ہزار پونڈ کا یہ چیک بھی میں آپ کے لئے لے کر آیا ہوں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ جون ۱۹۸۷ء)

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ جو دوست دعا کی درخواست کرتے ہیں اور جو کسی وجہ سے درخواست نہیں کر پاتے ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ادارہ الفضل)

تقریب شادی

مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۹۰ء بروز جمعرات نماز عصر کے بعد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب ریٹائرڈ ناظر مال کی صاحبزادی محترمہ صفیہ عزیز صاحبہ ایم۔ اے۔ کا نکاح مکرم چوہدری محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے ساتھ ۳۵ ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ نکاح کے معاً بعد رخصتانہ عمل میں آیا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔

اگلے روز ۱۸ مئی کو مکرم محمد خالد صاحب گورایہ نے ایوانِ محمود ربوہ میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت بکثرت شریک ہوئے اختتامِ دعوت پر محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے دعا کروائی۔

محترمہ صفیہ عزیز صاحبہ ایک طویل عرصہ سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں جنرل سیکرٹری کے عہدے پر خدمات بجا لا رہی ہیں اور محترم خالد گورایہ صاحب جماعت کے زیرِ انتظام مغربی افریقہ میں سات سال تدریسی خدمات انجام دے کر اب مرکز میں نصرت جہاں اکیڈمی کے پرنسپل ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا باعث بنائے۔

طلباء و طالبات متوجہ ہوں

۵ جون ۱۹۹۰ء کو شام ۶ بجے ایوان محمود میں فرسٹ ایئر میں داخل ہونیوالے طلباء و طالبات کیلئے ایک لیکچر کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں ممتاز ماہرین تعلیم مشورے دیں گے اس قیمتی موقع سے فائدہ اٹھائیں اور لیکچر میں بھرپور شرکت کریں۔ (نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۔ احسان ۱۳۶۹ ہش — ۳۔ جون ۱۹۹۰ء

مُہرِ تصدیق

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل جو کراچی سے شائع ہوتا ہے اور احمدیت کے متعلق بے بنیاد خبروں اور غلیظ زبان کیلئے ایک جانا پہچانا پرچہ ہے نے اپنے یکم تا سات جون کے شمارے میں ایک خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے "اردن میں ۱۲ قادیانیوں کا قبول اسلام" اور متن میں کہا گیا ہے کہ طٰہٰ محمد صالح نے کسی ابو شعیب کی کتاب جو عربی زبان میں ہے پڑھنے کے بعد اپنے بارہ ساتھیوں سمیت احمدیت ترک کر دی ہے طٰہٰ کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس کے والد ۱۹۲۸ء میں اردن میں پہلے احمدی تھے اور انہوں نے خود یعنی طٰہٰ نے تین سال قبل "مرزا محمود احمد کی نام نہاد تفسیر کبیر عربی میں" چھاپنے کیلئے پچاس ہزار امریکی ڈالر جماعت کو دئے تھے۔

اس خبر کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ اسی طرح جھوٹی ثابت ہو جائے گی جس طرح مالی کے تیس چالیس ہزار احمدیوں کے ترک احمدیت کی۔ نہ وہاں کسی نے احمدیت سے منہ موڑا تھا اور نہ یہاں (اردن میں) لیکن ہم اس خبر کے دوسرے پہلو کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کروانا چاہتے ہیں۔

اگر "ختم نبوت" کی انتظامیہ سے آج سے دو ہفتہ قبل پوچھا جاتا کہ بھلا آپ کے خیال میں اردن میں بھی کوئی احمدی ہو سکتا ہے۔ یعنی اردنی باشندہ تو بڑے طمطراق سے کہہ دیا جاتا کہ یہ کیسے ممکن ہے۔ عرب لوگ اور احمدیت کو قبول کریں یہ ایک امر محال ہے۔ لیکن اب انہیں ایک شخص کے ساتھ اسکے بارہ دیگر ساتھی بھی نظر آ گئے ہیں جو اردنی ہیں اور احمدی ہیں۔

اور اگر یہ پوچھا جاتا کہ کیا کوئی عرب احمدی بھی احمدیت کے لئے قربانی کر سکتا ہے تو اس کا جواب بھی نفی میں ملتا۔ طٰہٰ کے متعلق کہتے ہیں کہ انہوں نے تفسیر کبیر کی عربی میں اشاعت کیلئے امریکی پچاس ہزار ڈالر دئے تھے۔ یہ تو صرف ایک کام کیلئے ایک رقم ہے۔ اس شخص نے زندگی بھر کیا کچھ احمدیت کو نہ دیا ہوگا۔

اور اگر یہ کہا جاتا کہ اردن میں تو احمدیت کا نفوذ ۱۹۲۸ء میں ہو گیا تھا گویا آج سے باسٹھ سال قبل۔ تو اس بات کا بھی انکار کر دیا جاتا۔

اللہ تعالیٰ کے کام بھی عجیب ہیں یہ ساری باتیں ہفت روزہ ختم نبوت سے منوانے کے لئے یہ صورت پیدا کر دی کہ وہ ایک بے بنیاد خبر چھاپ کر ان باتوں پر مہر تصدیق ثبت کر دیں۔

جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہو تم
بُو کا دروازہ کھولتے ہو تم
یوں تو ثابت نہ ہو سکے گی بات
سچ کو مٹی میں رولتے ہو تم

ابوالاقبال

اپنے اندر کی بھی سیاحت کر
کبھی اپنی طرف بھی ہجرت کر

اپنے اندر کے آدمی سے مل
اس ملاقات کی بھی صورت کر

منطق الطیر بخشنے والے
پرِ پرواز بھی عنایت کر

بوریت کچھ تو دور ہو جائے
میرے دشمن کوئی شرارت کر

دل میں محسوس کر اسے لیکن
دیکھنے کی کبھی نہ جرأت کر

بول اے معترض خموش ہے کیوں
کوئی خود ساختہ روایت کر

جا رہا ہوں سفیرِ دل بن کر
مجھ کو عزت کے ساتھ رخصت کر

اپنی صورت سے باخبر بھی رہ
آئینہ دیکھنے کی عادت کر

تیرا مسلک اگر محبت ہے
اپنے دشمن سے بھی محبت کر

عشق میں مصلحت نہیں ہوتی
عشق کر اور بے ضرورت کر

اشک در اشک روح کو کھنگال
اُٹھ کے راتوں کو غسلِ صحت کر

ہر کسی کو نظر نہ آیا کرے
اپنی تصویر کو نصیحت کر

موت کے بعد بھی نہ بھولا ہمیں
قبر میں بھی نہ استراحت کر

بخش دے تو مجھے بغیر حساب
مَیں نہیں کہہ رہا رعایت کر

عقل کے ہاتھوں تنگ ہے مضطر
دلِ ناداں کوئی حماقت کر

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر

خدا تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں سے بھرپور حضرت امام جماعت احمدیہ کا سال جشن تشکر کا

دورۂ پرتگال

۳ مارچ ۱۹۹۰ء بروز ہفتہ کیا ہی مبارک دن تھا جب کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کی مدد فرماتا رہے) فرانس سے ہوتے ہوئے براستہ سپین ساڑھے نو بجے صبح پرتگال سپین کی سرحد VILA. FORMOSA پر بمع سیدہ حضرت بیگم صاحبہ تشریف فرما ہوئے۔ خاکسار اپنے بیٹے عزیز فضل الٰہی قمر کے ساتھ حضور اقدس کے استقبال کے لئے رات کو لزبن سے روانہ ہو کر سرحد پر پہنچ چکے تھے۔ ضروری چیکنگ کے بعد وہاں سے روانگی ہوئی۔ راستہ میں ایک قصبہ GUARDA نامی پہنچ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کسی سستے ہوٹل کا پتہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ راستہ میں ایک ہوٹل کا پتہ چلا مگر وہ اچھا نہ تھا۔ چنانچہ پورتو PORTO جو پرتگال کا ایک اہم شہر ہے۔ اس سے ۵۰ کیلومیٹر کے فاصلے پر ایک نہایت صاف ستھرے صحت افزا مقام پر ایک ریسٹ ہاؤس بنا ہوا ہے جس کا ایڈریس ہمارے پاس موجود تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق وہیں قیام کا فیصلہ ہوا۔ وہاں کے مینجر صاحب و دیگر ملازمین بہت اخلاق سے پیش آئے۔

پرتگال کا شمالی علاقہ VIANA CASTELO بہت خوبصورت علاقہ ہے۔ وہاں ۴ مارچ ۱۹۹۰ء بروز اتوار ہماری درخواست پر حضور تشریف لے گئے۔ ایک دیہاتی قسم کے ریسٹورنٹ میں دوپہر کا کھانا نوش فرمایا اور واپسی سمندر کے ساتھ ساتھ سڑک پر سے ہوئی۔ راستہ واقعی بہت خوبصورت تھا۔

۵ مارچ ۱۹۹۰ء ریسٹ ہاؤس سے صبح دس بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ PORTO شہر کے لئے روانہ ہوئے شہر میں داخل ہوئے تو پرتگال کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہی بڑی محبت اور عقیدت سے آگے بڑھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت معانقہ کا شرف بخشا۔ گیارہ بجے پورتو کے وائس سول گورنر نے جو کہ خاتون ہیں ملاقات کا وقت دیا ہوا تھا۔ چونکہ انگلش جانتی تھیں ترجمان کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پورتو شہر کے متعلق ایک کتاب اور میڈل پیش کیا۔ حضور نے قرآن کریم بمع پرتگیزی ترجمہ ان کو دیا۔ جسے انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

وہاں سے فارغ ہو کر حضور شہر کے لارڈ میئر صاحب سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ انہوں نے پونے بارہ بجے کا وقت دیا ہوا تھا۔ SR. FERNANDO GOMEZ میئر صاحب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات سے بہت خوش اور متاثر ہوئے۔ حضور کی خدمت میں ایک کتاب اور میڈل پیش کیا۔ حضور انور نے قرآنِ کریم (پرتگیزی ترجمہ کے ساتھ) اور کتاب "مذہب کے نام پر خون" پیش فرمائی جو انہوں نے بہت خوشی کے ساتھ قبول کی۔

PORTO شہر کے ATENER کلچر سینٹر کے پریذیڈنٹ SR. FERNANDO نے حضور کو دوپہر کے کھانے کی دعوت دی۔ اس کلچر سینٹر کے قریباً دو ہزار ممبر ہیں۔

وہاں سے فارغ ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ریسٹ ہاؤس میں تشریف لائے۔ کچھ وقفہ آرام اور نمازیں ادا کرنے کے بعد PORTO روانہ ہوئے۔ وہاں چھ بجے پریس کانفرنس تھی۔ اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن کے نمائندگان وہاں موجود تھے۔ حضور نے اپنے بیانات میں اس امر کا بھی ذکر فرمایا کہ پرتگیزی قوم میں خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ اس طاقت سے فائدہ اٹھا کر قوم ترقی کر سکتی ہے اور بنی نوع انسان کی خدمت کا فریضہ بھی ادا کر سکتی ہے۔

آٹھ بجے شام ATNEO کلچر سنٹر کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پُر تکلّف دعوتِ طعام تھی۔ ستر کے قریب معززین طبقہ کے احباب حضور انور کے اعزاز میں مدعو تھے۔ سول گورنر صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ بعد میں کلب کے ہال میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا لیکچر تھا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ عزیز فضل الٰہی قمر صاحب نے بعد میں احمدیت کے متعلق لٹریچر تقسیم کیا۔ اسی طرح اس شہر PORTO کے اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ تک پیغام پہنچ گیا۔ ان نظاروں اور کامیابیوں کو دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گئے۔

لیکچر کے بعد ریسٹ ہاؤس میں واپسی ہوئی۔ حضور انور نے نمازیں مغرب و عشاء ANENEO کے ایک کمرہ میں پڑھائیں۔

یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ پارلیمنٹ کے ممبر SR. BRITO نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے PORTO میں پروگرام کو کامیاب بنانے میں دلی محبت اور پوری کوشش سے کام لیا۔ اور ہر جگہ ساتھ رہے۔

۶ مارچ ۱۹۹۰ء ساڑھے گیارہ بجے ریسٹ ہاؤس سے ناشتہ سے فراغت کے بعد PORTO سے OEIRAS کی طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ روانہ ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے حضور بمعہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ OEIRAS کے مشن ہاؤس میں تشریف فرما ہوئے۔ تین گھنٹہ کا سفر تھا۔ نمازیں ظہر و عصر ادا فرمائیں۔ کھانے سے فارغ ہو کر افراد قافلہ ایک ہوٹل SNART میں قیام کے لئے تشریف لے گئے جہاں اس ہوٹل کے مینجر ہمارے ایک مخلص نوجوان مکرم ظہیر احمد صاحب خالد ابن مکرم پروفیسر محمد دین صاحب انور سرگودھا کام کرتے ہیں۔

پانچ بجے احمدی احباب سے ملاقات کا پروگرام تھا۔ مکرم محمد یوسف خان صاحب بمعہ اپنی اہلیہ (جو پرتگیزی ہیں) اور اپنی بیٹی کے تشریف لائے۔ مکرم احمد سلام صاحب بمعہ اپنے بیٹے نتو نیو۔ مکرم عبد الرشید صاحب GOLDERA (نو احمدی) مکرم اسماعیل صاحب (گنی بساؤ) مکرم محمد گاساما صاحب۔ عبد القادر صاحب جیلانی (سینیگال) مکرم غلام نبی صاحب۔ ظہیر احمد صاحب خالد سب احباب حضرت امام جماعت کی ملاقات سے بے حد خوش تھے۔ حضور دیر تک ان سے گفتگو فرماتے رہے۔

۷ مارچ ۱۹۹۰ء ساڑھے گیارہ بجے OEIRAS کے میئر صاحب سے حضور کی ملاقات کا وقت مقرر تھا SR. INSALTINO ALFONSO نے بمعہ اپنے سٹاف کے حضور کو خوش آمدید کہا اور دلی خوشی کا اظہار کیا کہ ہمارے علاقے میں پوری طرح مذہبی حقوق حاصل ہیں۔ حضور انور نے بھی شکریہ ادا کیا کہ آپ لوگوں نے ہمارے مشن کے قیام میں ہر طرح تعاون کیا۔ نیز حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت انسانی اخلاق اور کردار کو احسن رنگ میں پیش کرنے کے لئے اور اعلیٰ نمونہ قائم کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اس پہلو سے اگر اللہ نے چاہا تو ہم اہالیان OEIRAS کی ہر طرح مدد کریں گے۔ مکرم میئر صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کتاب پیش کی۔ حضور نے ان کی خدمت میں قرآنِ کریم (پرتگیزی ترجمہ) اور اپنی کتاب مذہب کے نام پر خون پیش فرمائی۔

ساڑھے بارہ بجے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اسمبلی ہال تشریف لے گئے۔ کمیشن امورِ خارجہ کے پریذیڈنٹ D. PEDRO MANUEL CRUZ ROSETA سے ملاقات فرمائی۔ کمیٹی کے چالیس ممبر ہیں ان سے خطاب فرمایا۔ پریذیڈنٹ صاحب نے حضور کو خوش آمدید کہا۔ بعض پارلیمنٹ کے ممبران نے جماعت کے متعلق سوالات بھی کئے۔

دوپہر کا لنچ پریذیڈنٹ صاحب نے اسمبلی ہال میں دیا۔ اس موقعہ پر وائس پریذیڈنٹ صاحب پارلیمنٹ ہاؤس اور پرتگال کی تمام سیاسی پارٹیوں کے لیڈر بھی مدعو تھے۔

چھ بجے شام ہوٹل میں جماعت کی طرف سے RECEPTION دی گئی تھی۔ اس میں عمائدین، سفراء، سیاسی طبقہ کے لوگوں کو غیر ملکی سفراء اور احمدی احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔ عزیزہ شاہدہ بیگم طاہرہ نے بڑی محنت اور توجہ سے تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش سے حصہ لیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور حضور کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اس تقریب کو کامیاب فرمایا۔ چنانچہ

باقی ص ۶ کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون ۔ سین بن

سیاہ و سفید جنوبی افریقہ

ساؤتھ افریقہ میں نسلی امتیاز کی پالیسی برتی جاتی ہے۔ انتخابات میں سیاہ فام لوگوں کو ووٹ دینے یا کسی نشست کیلئے کھڑا ہونے کا کوئی اختیار نہیں۔ بستیاں سیاہ فام اور سفید فام لوگوں کی الگ الگ ہیں۔ دن کے وقت سیاہ فام لوگ سفید فام لوگوں کے گھروں میں کام تو کرتے ہیں لیکن شام پڑتے ہی انہیں واپس اپنی بستیوں میں جو سفید فام لوگوں کی بستیوں سے دور ہیں جانا پڑتا ہے۔ دن کے وقت یہ جنوبی افریقہ کے بڑے شہروں میں تجارت بھی کرتے ہیں اور اس طرح سفید فام اور سیاہ فام کو ایک ہی شہر میں یا ایک ہی بازار میں تجارت کرتے ہوئے دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہاں نسلی امتیاز کی پالیسی برتی جاتی ہے۔ لیکن جب شام پڑتی ہے اور سیاہ فام لوگوں کو واپس اپنی بستیوں میں جانا ہوتا ہے تو پھر اس بات کا شدت سے احساس ہوتا ہے کہ سیاہ فام اور سفید فام کس حد تک ایک دوسرے سے الگ الگ رہتے ہیں۔

سیاہ فام تو سفید فام لوگوں کے گھروں میں آکر اور ان کے شہروں میں کام کر کے ان کے رہن سہن کو دیکھتے ہی ہیں۔ لیکن جہاں تک سفید فام لوگوں کا تعلق ہے وہ سیاہ فام لوگوں کی بستیوں کو یا احتجاجی مظاہروں کے دوران ٹی وی پر دیکھتے ہیں یا کسی اور سلسلے میں جب وہ ٹی وی پر دکھلائے جاتے ہیں تو انہیں پتہ چلتا ہے کہ سیاہ فام بستیاں کیسی ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شاید سب کے سب سفید فام سیاہ فاموں سے الگ رہنا چاہتے ہیں اور وہ اس بات کو برداشت نہیں کرتے کہ دونوں نسلیں آپس میں اکٹھا رہیں اور اکٹھا کاروبار کریں۔ انتخابات میں حصہ لیں اور جس طرح سفید فام وزیر بنتے ہیں اس طرح وہ بھی بنیں۔ لیکن یہ بات درست نہیں ہے بہت سے سفید فام ایسے بھی ہیں جو سیاہ فام لوگوں کے جذبات کو پوری طرح سمجھتے ہیں۔ اور ان کا ساتھ دیتے ہیں۔

گذشتہ دنوں ایک شخص نے جس کا نام بیری پوپرڈم ہے اس بات کا انتظام کیا کہ تقریباً سو افراد قریب ہی کی ایک بستی ڈیمپیا میں جا کر سیاہ فام لوگوں کے چار دن تک مہمان رہیں۔ پوپرڈم کا خیال تو یہ تھا کہ ۲۰۰ کی تعداد تک لوگ ایسا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے لیکن بعض لوگوں نے وعدے کر کے جانے سے انکار کر دیا۔ اور صرف ساٹھ سفید فام ملے جو جانے کے لئے تیار ہوئے اور جنہوں نے ڈیمپیا میں چار دن سیاہ فام لوگوں کی میزبانی میں گزارے۔ جانے والوں میں سے بعض کو اس بات کا یقین نہیں تھا کہ ان کے ساتھ کوئی اچھا سلوک کیا جائے گا۔ آخر سفید فام اور سیاہ فام ایک لمبے عرصے سے ایک قسم کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور جو لوگ نہیں گئے انہیں تو اس بات کا یقین تھا کہ جانے والوں کے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ ایک عورت کی والدہ دو دن تک اس بات پر روتی رہی کہ خدا جانے اس کی بیٹی کے ساتھ کیا سلوک ہو اور اس کے خاوند نے بھی انتہائی کوشش کی کہ وہ سیاہ فام لوگوں کے علاقے میں نہ جائے لیکن وہ گئی۔ اگرچہ وہ گئی اس خیال سے کہ اگر میرے ساتھ کوئی حادثہ پیش آیا تو میرے لوگ کہیں گے کہ آخر یہ کونسی جگہ تھی جہاں ایک سفید عورت چلی گئی۔ کہتے ہیں کہ ایسا واقعہ یعنی سفید لوگوں کا سیاہ فام لوگوں کے درمیان جا کر کچھ وقت گزارنے کا یہ تیسرا واقعہ تھا۔ گزشتہ پچاس سال میں صرف دو دفعہ پہلے ایسا ہوا ہے اور اس سے پہلے جب کسی نے یہ جرأت کی کہ وہ سیاہ فام لوگوں میں جا کر ان کے ساتھ ملے جلے اور ان کے ساتھ رہنے کا اہتمام کرے۔ اسے سفید فام اکثریت نے اپنے آپ سے منقطع کر دیا۔ ایک عورت کہتی ہے کہ میں نے تو سیاہ فام کو صرف اپنے گھر میں صفائی کرتے یا پودوں کی دیکھ بھال کرتے ہی دیکھا تھا۔ اب یہاں آکر پتہ چلا کہ یہ لوگ کتنے اچھے ہیں۔ یہاں مادام کہلانے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ میرے دل میں کچھ تعصب تھا لیکن اب میں نہایت پُرمسرت حیرانگی کے ساتھ ان لوگوں سے ملی ہوں اور میں نے دیکھا ہے کہ ان میں سے بہت سے لوگ بہت اچھے تعلیم یافتہ ہیں۔ ان سب ساٹھ کے ساٹھ سفید فام لوگوں کو وی آئی پی کی طرح ملا گیا۔ ان سفید فام لوگوں میں ایک عورت استانی تھی۔ اس کا تو جیسے سرکاری استقبال کیا گیا ہو۔ لوگ دوسرے گھروں سے بھی آکر اسے ملے اور انہوں نے انتہائی خوشی کا اظہار کیا کہ یہ سفید فام لوگ ہمارے مہمان بننے آئے ہیں۔ انہیں یہ بھی دیکھنے کا موقعہ ملا کہ ان لوگوں کے گھروں میں کیا کیا سہولیات میسر نہیں ہیں۔ ایک عورت مائیکرو ویو اوون میں ایک کیک بنا کر کسی کے ہاں لے گئی اور وہاں جا کر اسے یہ حیرت ہوئی کہ ان کے پاس تو ریفریجریٹر بھی نہیں ہے۔ جب ان لوگوں کے آنے سے پہلے سیاہ فام لوگوں سے بات کی گئی تو سو افراد نے اس بات کی حامی بھری کہ وہ انہیں اپنے گھر مہمان رکھیں گے۔ لیکن چونکہ صرف ساٹھ افراد گئے تھے۔ اس لئے باقی لوگوں کو اس سے بڑی مایوسی ہوئی۔ جب بیری پوپرڈم سے پوچھا گیا کہ اتنے کم لوگ کیوں آئے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہمارا تو خیال تھا کہ دو سو کے قریب آئیں گے۔ لیکن بعض لوگوں نے آخری وقت پر انکار کر دیا۔ ہو سکتا ہے بعض خوفزدہ ہو گئے ہوں۔ کیونکہ انہوں نے بہت سے سیاہ فام لوگوں کو مظاہرے کرتے دیکھا ہے۔

افریقن نیشنل کانگریس جو حکومت کا حزب اختلاف ہے۔ انہوں نے اس بات کی تسلی دلائی تھی کہ ان سفید فام لوگوں کی ہم خود حفاظت کریں گے لیکن کہا جاتا ہے کہ سیاہ فام لوگوں نے انہیں اتنے اچھے طریق پر اپنے گھروں میں رکھا کہ کسی حفاظت کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ بلکہ ایک سفید فام عورت نے تو کہا کہ میں جس آزادی کے ساتھ شام کے وقت ڈیمپیا میں گھوم پھر لیتی ہوں اس کا تو مجھے تصور بھی نہیں تھا۔ ایسا تو سفید فام لوگ اپنی بستیوں میں بھی بعض اوقات نہیں کر سکتے۔ وہاں بھی وہ اپنے گھروں کی بڑی اونچی اونچی دیواریں بناتے ہیں۔ اور اپنی حفاظت کے لئے کتے رکھتے ہیں اور ادھر ادھر جانے کے لئے حفاظت کے پیش نظر گاڑی استعمال کرتے ہیں۔

پوپرڈم کا کہنا ہے کہ دراصل تعلقات کو بہتر کرنے میں سیاہ فام لوگوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ان کا فرض ہے کہ وہ سفید فام لوگوں کے خوف کو دور کریں۔ جب وہ ایک ایسے گھر میں گئے جہاں ساز و سامان بہت ہی کم تھا بلکہ جھگیوں کی سی رہائش تھی تو پوپرڈم نے کہا کہ ہمیں یہاں نہیں آنا چاہیئے تھا اس لئے کہ ان لوگوں کو بھی اپنے وقار کا احساس ہے اور وہ اس بات کو اچھا محسوس نہیں کریں گے کہ ہم انہیں اس حالت میں دیکھ رہے ہیں۔ ایک لڑکی جس نے ایک سکول کی طالبہ کو اپنے گھر رکھا۔ اس نے کہا کہ ہم خوش ہیں کہ لوگ آکر دیکھیں کہ ہم کیسی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ہم کن باتوں کے لئے شب و روز کوشاں ہیں۔ اس نے کہا کہ میرے خیال میں سفید فام لوگ ہم سے ڈرتے نہیں بلکہ انہیں احساس جرم ہے۔ اگر اسی طرح سفید فام لوگ سیاہ فام لوگوں کی بستیوں میں جاتے رہے تو یقیناً تعلقات خاصی تیزی سے بہتر ہوں گے۔

گذشتہ دنوں جنوبی افریقہ کے صدر فریڈرک ڈی کلارک نے ایتھنز کا تین روزہ دورہ کیا۔ اس دورے کے دوران وہاں نسلی امتیاز کی پالیسی کے خلاف تجارتی تنظیموں اور بائیں بازو کی سیاسی پارٹیوں نے مظاہرے کئے۔ ڈی کلارک نے وزیر اعظم کونسٹنٹائن مٹسوٹاکس سے گفتگو کی اس سے پہلے وہ یونان کے صدر کارامن لیس سے مل چکے تھے۔ لوگوں نے ڈی کلارک کی آمد پر اسلئے مظاہرے کئے کہ وہ انہیں نسلی امتیاز کی پالیسی کی وجہ سے ناپسندیدہ شخصیت سمجھتے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کے وزیر خارجہ اگبوتھا بھی ہیں۔ اس سے پہلے ڈی کلارک نے پیرس میں فرانسیسی صدر فرانکوائے متراں سے ملاقات کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ یورپ کی حکومتوں کو اب وہ پابندیاں اٹھا لینی چاہئیں جو انہوں نے جنوبی افریقہ کے خلاف عائد کر رکھی ہیں۔

انہوں نے صدر متراں سے کہا کہ جو کچھ اب تک جنوبی افریقہ میں ہو چکا ہے۔ (ان کی مراد غالباً بعض قومی راہنماؤں کی رہائی اور ان سے گفت و شنید کے پروگرام تھی۔) میرا خیال ہے کہ وقت آن پہنچا ہے کہ پابندیاں اٹھا لی جائیں۔ صدر متراں سے ان کی ملاقات متراں کے ایوانِ صدر کی لائبریری میں ہوئی انہوں نے یہ بھی صدر متراں کو بتایا کہ ان پابندیوں کی وجہ سے سفید فام لوگوں کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا البتہ سیاہ فام لوگ خاصے متاثر ہوئے ہیں۔ صدر متراں نے جنوبی افریقہ کے اس راہنما کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا اور ان کے اعزاز میں ایک گارڈ بھی پیش کیا گیا۔ ڈی کلارک ۱۸ روزہ یورپین ممالک کے دورے پر وہاں پہنچے تھے۔ صدر متراں انہیں اپنے ایوانِ صدر کی سیڑھیوں پر ملے اور جتنا وقت انہیں دیا جاتا تھا اس سے دوگنا وقت دیا گیا۔ صدر متراں کے نمائندے نے کہا کہ انہوں نے ڈی کلارک سے ساؤتھ افریقہ سے متعلق بہت سے سوالات پوچھے یہ تمام سوالات نسلی امتیاز کی پالیسی کے ختم کئے جانے اور ایمرجنسی اٹھا لینے کے بارے میں تھے۔ انہوں نے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق بھی سوالات کئے ہیں۔ صدر ڈی کلارک نے اس گفتگو میں زیادہ تر اپنے اصلاحی پروگرام کا ذکر کیا

باقی ص کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالد ہدائت بھٹی۔ ایم۔ اے

بنکنگ — کراس چیک

کراس چیک کے بارے میں لوگوں کو زیادہ تر معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ترسیل زر کے سلسلے میں ہے۔ ہمارے بہت سے بھائی ہمارے عزیز اور بزرگ جو دوسرے ممالک میں ہیں وہ اپنے لواحقین کو روپیہ پیسہ بھیجتے رہتے ہیں لیکن صحیح معلومات حاصل نہ ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ لواحقین کو اور لواحقین کی وجہ سے رقم بھیجنے والے شخص کو بہت پریشانی ہوتی ہے جس میں غیر ضروری تاخیر اور بعض دفعہ رقم کا نہ ملنا بھی شامل ہے۔ رقم بھیجنے کے بہت سے طریقے ہیں یعنی بذریعہ کیبل گرام۔ یا ٹیلیگرام بذریعہ میل ٹرانسفر اور بذریعہ بنک ڈرافٹ یا بذریعہ چیک۔ کیبل گرام جو ایک ملک سے دوسرے میں بھیجی جاتی ہے یا ٹیلیگرام جو ملک کے اندر ہی ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھیجی جاتی ہے کا ذریعہ استعمال کرنے سے کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کیبل گرام یا ٹیلیگرام کا متن صحیح طور پر نہیں پہنچتا۔ مثال کے طور پر اگر Payee کا ایڈریس مکان نمبر ۴۸۴ ہے اور وہ غلطی سے تار یا کیبل میں ۸۴۴ یا ۴۴۸ یا صرف ۴۸ تار والوں کی طرف سے بھیجا گیا تو ظاہر ہے کہ بنک ٹی ٹی یعنی ٹیلیگرافک ٹرانسفر کی تار ملنے کے بعد غلط ایڈریس پر Payee کو اطلاع دے گا۔ جو اسے نہیں پہنچے گی۔ اور ہمارے ہاں تو بعض دفعہ تار کے ساتھ اگر خط بھی ڈال دیا جائے تو بعض دفعہ خط کے ذریعے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی تار بھی آئی ہوئی ہے اور وہ بعد میں آ بھی جاتی ہے۔ اسی طرح Payee کا اکاؤنٹ نمبر غلط ٹرانسمٹ ہو سکتا ہے یا پھر سب سے اہم چیز وہ کوڈ نمبر غلط ٹرانسمٹ ہو سکتا ہے جو اس بات کی ضمانت ہوتا ہے کہ ترسیل زر والی ٹی ٹی واقعی ایک بنک نے ہی دوسرے بنک یا برانچ کو بھیجی ہے۔ کیونکہ کوڈ نمبر بنانے والے فارمولے کی کتاب صرف بنکوں کے پاس ہوتی ہے اور وہ ہر بنک ہر ٹی ٹی پر الگ الگ نکلتا ہے اور Drawee Bank ٹی ٹی کی ادائیگی کوڈ نمبر کے درست ہونے کے بغیر کبھی نہیں کرتا۔ لیکن یہ سب چیزیں بنک کا اندرونی معاملہ ہوتا ہے۔ اگر Payee کو رقم بھیجنے والے شخص نے اطلاع دے دی ہے کہ رقم ٹی ٹی کے ذریعہ اور فلاں بنک کی معرفت بھیجی جا چکی ہے تو Payee بنک سے جا کر دریافت کرے گا کہ کیا اس کی ٹی ٹی آ گئی ہے۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوڈ نمبر یا اکاؤنٹ نمبر یا ایڈریس کی غلطی یا نام کی غلطی کا علم ہوتے ہی بنک والے بذریعہ تار ٹی ٹی بھیجنے والے بنک سے رابطہ قائم کرتے ہیں اور صحیح کوڈ نمبر وغیرہ بھیجنے کی درخواست کرتے ہیں۔ بنک والے بعض دفعہ ہچکچاتے ہیں اور غلطی کی بات Payee کو بتاتے نہیں اور بعض دفعہ صحیح صورت حال بتا بھی دی جاتی ہے دونوں صورتوں میں Payee کو اور اس کی وجہ سے رقم بھیجنے والے کو سخت پریشانی ہوتی ہے۔

ایک اور بات جس کا Payee کو علم نہیں ہوتا وہ ترسیل زر کا سسٹم ہے اگر رقم پاکستان کے ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھجوائی جا رہی ہے تو رقم ارسال کرنے والے شہر کی متعلقہ برانچ مجوزہ رقم اپنے ہیڈ آفس یا سنٹرل آفس جو بھی اکاؤنٹنگ آفس ہوتا ہے اس کے حساب میں جمع کر دیتے ہیں اور ہیڈ آفس یا سنٹرل آفس کو اس کارروائی کی اطلاع دے دیتے ہیں اور ساتھ ہی جس شہر میں رقم بھجوانی مقصود ہو اس شہر میں اپنی برانچ کو اطلاع دے دیتے ہیں کہ ہم نے اتنی رقم جمع کرا دی ہے۔ متعلقہ برانچ بھی ہیڈ آفس یا سنٹرل آفس کے حساب سے اتنی رقم لے کر Payee کو ادائیگی کر دیتا ہے اور ہیڈ آفس یا سنٹرل آفس جو بھی صورت ہو کو اس کارروائی کی اطلاع دے دیتا ہے۔ وہاں دونوں برانچوں کے لین دین کا حساب بے باک کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اپنے ملک سے باہر اگر کسی نے رقم بھیجنی ہو یا باہر کے ملک سے اپنے ملک میں کوئی رقم منگوانی ہو تو اس کا طریق کار قدرے اور قسم کا ہوتا ہے۔ باہر کے ملکوں سے رقوم یا تو ڈالر اکاؤنٹ کے ذریعہ ملک سے ملک بھیجی جاتی ہے یا سٹرلنگ پاؤنڈ کے ذریعہ سے۔ پاکستان کا زیادہ تر لین دین ڈالر اکاؤنٹ کے ذریعے ہوتا ہے اس میں جس ملک سے رقم پاکستان بھجوائی جاتی ہے وہ ملک رقم کو امریکہ میں ڈالر اکاؤنٹ میں جمع کرواتا ہے اپنے بنک کے ذریعہ اور پاکستان کا بنک اپنے ہیڈ آفس کے ذریعے امریکی بنک سے ڈالر اکاؤنٹ سے رقم وصول کر کے اسے پاکستان کی کرنسی میں Payee کو ادائیگی کرتا ہے۔ گویا ایک ملک سے دوسرے ملک میں رقم بھجوانے میں کئی بنکوں کا دخل ہوتا ہے۔ اب اگر کسی ایک جگہ بھی کوئی غلطی ہو گئی تو رقم کی ترسیل کا کام گڑبڑ ہو جائے گا۔ رقم بھیجنے والے شخص نے اپنے بنک کو ہدایات جاری کی ہوتی ہیں کہ فلاں شخص کو پاکستان میں فلاں ایڈریس پر اتنے روپے یا ڈالر وغیرہ بھیج دیں۔ اور وہ مطمئن ہوتا ہے کہ یہ رقم مناسب وقت کے بعد مذکورہ فلاں شخص کو پہنچ گئی ہو گی لیکن بعض دفعہ چھ چھ مہینے یا سال کے بعد پتہ چلتا ہے کہ رقم نہیں پہنچی۔ اگرچہ ایسا ہر بھیجی جانے والی رقم کے ساتھ نہیں ہوتا۔ بلکہ کثرت سے اور عام طور پر رقم تمام مراحل سے گزر کر منزل مقصود تک مناسب وقت کے اندر اندر پہنچ جاتی ہے لیکن اگر دو چار سو میں سے ایک دو دفعہ بھی رقم کہیں اٹک جائے تو ان ایک دو لوگوں کو بہت ہی پریشانی ہوتی ہے اور اس رقم کا برآمد کرانا بہت ہی وقت طلب اور صبر آزما کام ہوتا ہے اور بعض دفعہ تو "تا تریاق از عراق آوردہ باشد مار گزیدہ مردہ باشد" والی بات ہوتی ہے کہ جن فوری ضروریات کیلئے رقم بھیجی جا رہی ہوتی ہے وہ بغیر رقم کے ہی گزر جاتی ہیں۔

ترسیل زر کے دو طریقوں میں تو Payee کو قطعاً علم ہی نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے بس اس کے ہاتھ میں اپنے پیارے بیٹے۔ بھائی یا عزیز کی نہایت مخلصانہ چٹھی ہوتی ہے کہ اتنی رقم بھیجنے کے لئے میں نے اپنے بنک کو ہدایات جاری کر دی ہیں اور وہ دوسرے چوتھے روز بنک والوں کے پاس بڑی امیدوں کے ساتھ جاتا ہے اور پوچھتا ہے کہ رقم آ گئی ہے یا نہیں اور بعد حسرت و یاس واپس لوٹتا ہے۔ اس لئے اس قسم کا طریق اختیار کرنے کی بجائے رقم بھیجنے والے شخص کو چاہیے کہ رقم صرف اور صرف بنک ڈرافٹ کے ذریعہ بھیجے اور بہتر ہے کہ Payee کے شہر والے بنک کی معرفت بھیجے۔ جب بنک ڈرافٹ Payee کے پاس پہنچ جائے گا اور وہ اسے بنک میں جا کر پیش کرے گا تو متعلقہ بنک برانچ والوں کے لئے آسان ہو جائے گا کہ معلوم کریں کہ رقم پہنچ گئی ہے یا نہیں جبکہ بنک ڈرافٹ کی ایڈوائس ان کے پاس آئی ہوتی ہے۔ اگر نہیں پہنچی تو بنک والے اس ایڈوائس کو حاصل کرنے کیلئے کوشش کر سکتے ہیں۔ اور اگر وہ ایڈوائس راستے میں کہیں گم ہو گئی ہو یا غلطی سے کسی دوسری برانچ یا شہر میں چلی گئی ہو تو بھی دوسری ایڈوائس حاصل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اسی طرح رقم بھیجنے والے کے پاس بھی بنک کی طرف سے ڈرافٹ جاری کرنے کی رسید ہوتی ہے اس کے علاوہ اسے چاہیئے کہ بنک ڈرافٹ حاصل کرنے کے بعد اس کی فوٹو کاپی اپنے پاس ضرور رکھے۔ اس رسید یا فوٹو کاپی کی مدد سے رقم بھیجنے والے بنک کیلئے آسانی پیدا ہو جائے گی کہ وہ معلوم کر سکے کہ گڑبڑ کس جگہ پر واقع ہوئی ہے اور اس کا تدارک ہو سکے گا۔

تمام بنک ڈرافٹوں پر A/c Payee Only کی کراسنگ کروا لینی چاہیئے یا خود ہی ڈاک کے سپرد کرنے سے پہلے اپنے قلم سے کراسنگ کر لینی چاہیے۔ اس سے اگر بنک ڈرافٹ گم ہو جائے خواہ وہ ڈاک میں گم ہو جائے یا غلط ایڈریس پر چلا جائے یا Payee سے ڈرافٹ وصول کرنے کے بعد گم ہو جائے یا ضائع ہو جائے تو دوسرا بنک ڈرافٹ جاری کروایا جا سکتا ہے کیونکہ A/c Payee Only والی کراسنگ والے بنک ڈرافٹ کی رقم کوئی دوسرا شخص Payee کے علاوہ لے ہی نہیں سکتا اور اگر کوئی شخص فراڈ کر کے وصول کر لیتا ہے تو بنک اس رقم کو Payee کو ادا کرنے کا ذمہ دار ہے بعض لوگ دوسرے ملکوں سے یا دوسرے شہروں سے اپنے والدین یا بیوی یا دوسرے عزیزوں کے نام اپنے بنک کا چیک بھیج دیتے ہیں پر والدین یا بیوی یا عزیزوں جن کے نام چیک جاری کیا ہوتا ہے بہت ہی تکلیف دہ اور پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔ چیک جاری کرنے کی صورت میں صرف چیک ایک ملک سے دوسرے ملک میں یا ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچ جاتا ہے لیکن رقم منتقل نہیں ہوتی وہ اسی ملک یا اسی شہر میں رہتی ہے۔ تا آنکہ والدین بیوی یا عزیز اس چیک کو اپنے رقم منگوانے یعنی Collection کی غرض سے اپنے بنک میں جمع کروائیں اور پھر وہ بنک ڈائرکٹ یا اپنے کسی دوسری شاخ کے ذریعہ متعلقہ ملک میں ڈائرکٹ متعلقہ بنک کو یا وہاں بھی کسی بنک کی وساطت سے اس متعلقہ بنک کو بھیجتے ہیں۔ اور وہ متعلقہ بنک رقم کی ادائیگی کرتا ہے۔ اور یہ رقم پھر اسی راستے

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلال ملک

ٹوفل (TOEFL) کیا ہے؟

اگر آپ کم از کم F.A/ F.Sc کر چکے ہیں اور ملک سے باہر داخلہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں تو سب سے پہلے آپ کو "TOEFL" (TEST OF ENGLISH AS A FOREIGN LANGUAGE) کا امتحان دینا پڑے گا۔ ٹوفل کے داخلہ فارم امریکن سینٹرز سے مل جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کو صرف خط لکھ دیں کہ آپ کو ٹوفل کے داخلہ فارم اور معلومات چاہئیں تو آپ کو بغیر کسی فیس کے TOEFL "BULLITEN" گھر پہنچ جائے گا۔ جس میں داخلہ فارم اور ضروری معلومات شامل ہوں گی۔ لاہور میں واقع امریکن سینٹر کا ایڈریس یہ ہے۔

"AMERICAN CENTER"
20-FATIMA JINAH ROAD LAHORE

داخلہ فارم پر ٹوفل کے منعقد ہونے کی مختلف تواریخ لکھی ہوں گی۔ جو تاریخ آپ کو مناسب لگے آپ اس کو چن سکتے ہیں۔ اگر آپ اپنی مطلوبہ تاریخ پر یقینی داخلہ چاہتے ہیں تو تقریباً تین ماہ بعد والی تاریخ کا انتخاب کریں۔ کیونکہ اگر آپ تھوڑے ہی عرصے بعد والی تاریخ کا انتخاب کریں گے تو ہو سکتا ہے تمام سیٹیں پر ہو گئی ہوں۔ اس صورت میں آپ کو (NEXT AVAILABLE) سیٹ ملے گی یا داخلہ کی رقم واپس آجائے گی۔

ٹوفل کی (TEST DATES) دو طرح کی ہوتی ہیں ایک (INTERNATIONAL) اور دوسری (SPECIAL CENTER) کہلاتی ہیں۔ اول الذکر کی فیس ۳۳ ڈالر ہے اور موخر الذکر کی فیس ۴۱ ڈالر ہے۔ ان میں فرق صرف یہ ہے کہ INTERNATIONAL ہفتے کو ہوتا ہے اور (SPECIAL) جمعہ کے دن۔

جب آپ (TOEFL BULLITEN) حاصل کر لیں تو اس میں سے داخلہ فارم بمعہ لفافے کے جس پر امریکہ کا ایڈریس PRINT ہوتا ہے علیحدہ کر لیں۔ اس کو پُر کریں اور ۳۳ ڈالر یا ۴۱ ڈالر کا ڈرافٹ کسی ایسے بینک سے بنوا کر جو FOREIGN CURRENCY میں DEAL کرتا ہو بیچ میں ڈال کر ۹ روپے کے ڈاک ٹکٹ لگا کر پوسٹ کر دیں۔ آپ کو TEST DATE سے تقریباً دو ہفتے پہلے ADMISSION TICKET مل جائے گی جو آپ ٹیسٹ سینٹر میں دکھا کر امتحان دے سکیں گے۔ اس ٹکٹ پر ایک پاسپورٹ سائز کی تصویر بھی لگانی پڑتی ہے۔ ٹیسٹ سنٹر پر شناخت کے لئے آپ کے پاس شناختی کارڈ یا پاسپورٹ ہونا چاہئے۔ آپ اپنی ٹیسٹ ڈیٹ نہ تو بدلوا سکتے ہیں نہ کینسل کروا سکتے ہیں۔ غیر حاضری کی صورت میں آپ کو ۱۰ ڈالر کا ڈرافٹ گھر مل جائے گا۔ ٹوفل کی گھر پر تیاری کے لئے آپ TOEFL STUDY MATERIAL زائد رقم ادا کر کے منگوا سکتے ہیں۔

ٹوفل کے بنیادی طور پر تین حصے ہوتے ہیں۔

LISTENING COMPREHENSION — اس حصہ میں آپ مختلف سوالات مختصر گفتگو اور دو افراد کی بات چیت سنتے ہیں جن کے متعلق آپ کو جوابات دینے ہوتے ہیں۔

2- STRUCTURE AND WRITTEN EXPRESSION — اس حصے میں آپ کی انگریزی زبان سے واقفیت جانچی جاتی ہے۔

3- VOCABULARY AND READING COMPREHENSION — اس حصے میں آپ اپنے ذخیرہ الفاظ کو استعمال کرتے ہیں کہ آپ کے پاس انگریزی کے ایک لفظ کے لئے متبادل حرف ہے یا نہیں۔ اس کے علاوہ اس میں PASSAGE پڑھ کے سوالات کے جوابات دینے ہوتے ہیں۔

اگر آپ بطور UNDERGRADUATE داخلے کے لئے کوشاں ہیں تو آپ کو صرف ٹوفل کرنا پڑے گا۔ اگر آپ GRADUATE داخلہ لے رہے ہیں تو آپ کو ٹوفل کے ساتھ GRE, GMAT, SAT وغیرہ TESTS بھی دینے پڑیں گے۔ اس قسم کے TESTS میں انگلش کے ساتھ MATHS بھی ہوتا ہے۔

انگلینڈ میں داخلہ کے لئے یہ ٹیسٹ پاس نہیں کرنے پڑتے کیونکہ ہمارا تعلیمی نظام ان سے ملتا جلتا ہے اس لئے وہ پاکستان کی ڈگریوں کی بنیاد پر داخلہ دے دیتے ہیں۔ وہاں داخلے ایک ادارے UCCA کے ذریعے ہوتے ہیں۔

آپ کو چاہیئے کہ ٹوفل کے رزلٹ کا انتظار کئے بغیر اپنی پسندیدہ یونیورسٹی سے خط و کتابت شروع کر دیں۔ اگر آپ ٹوفل داخلہ فارم پر اس یونیورسٹی کا کوڈ نمبر لکھ دیں گے تو آپ کا ٹوفل رزلٹ خود بخود اس یونیورسٹی کو پہنچ جائے گا ورنہ پھر آپ کو علیحدہ فیس ادا کر کے رزلٹ بھجوانا پڑے گا۔

داخلے کے اس سارے طریق کار میں پاکستان میں رہتے ہوئے تین سے پانچ ماہ تک لگ جاتے ہیں۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

۲۸ غیر ملکی سفراء اور ڈپلومیٹک نمائندے پرتگال اسمبلی کے ممبر اور دیگر علمی طبقہ کے نمائندین استقبالیہ میں تشریف لائے۔ ریفرشمنٹ کا اعلیٰ انتظام تھا۔

بعد میں اس مجلس کو سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا۔ مجلس کے شروع میں تلاوت قرآن کریم مکرم نصیر احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے کی۔ جس کا پرتگیزی ترجمہ مکرم بوئیس نے پڑھ کر حاضرین کو سنایا۔ سوال و جواب کا سلسلہ خوشگوار ماحول میں جاری رہا۔ مجلس برخواست ہونے پر اکثر احباب حضور سے ملاقات کر کے رخصت ہوئے۔ اس کے بعد حضور مشن ہاؤس تشریف لائے جو لزبن سے ۱۴ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ نمازیں مغرب و عشاء ادا فرمائیں۔ کھانے کے بعد قافلہ کے احباب اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

۸ مارچ ۱۹۹۰ء بروز جمعرات مکرم SR. ANGELO RIBEIRO ALMAIDA جو کہ تحفظ حقوق انسانی محکمہ کے پریزیڈنٹ اور یو۔ این۔ او نمائندہ پرتگال سے ساڑھے گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات تھی۔ خاصی دیر تک ان سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ ساڑھے بارہ بجے لزبن کے لارڈ میئر صاحب کے ساتھ ملاقات تھی۔ مکرم SR. JORGE SAMPAO سوشلسٹ پارٹی کے ممبر ہیں۔ حال ہی میں الیکشن میں کامیاب ہوئے ہیں۔ پارلیمنٹ کے ممبر بھی موجود تھے۔ میئر صاحب نے حضور کی خدمت میں شہر کا میڈل پیش کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا تحفہ دیا۔

اس کے بعد ایک ملک کے سفیر صاحب کا فون ملا۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دوبارہ ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ یہ سفیر صاحب RECEPTION کے موقع پر ملاقات کر چکے تھے۔ دوبارہ ملنا چاہتے تھے۔ حضور ان کی ملاقات کے لئے سفارت خانہ تشریف لے گئے۔

شام سات بجے HOTEL-RITZ میں پریس کانفرنس تھی۔ جہاں ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے آئے ہوئے تھے۔ ٹیلی ویژن اور ریڈیو نے لمبے انٹرویو لئے۔ PORTO شہر کی کارروائی اور لزبن کی کارروائی ملک بھر میں دکھائی گئی۔ کینیڈا کے سفیر صاحب سے پریس کانفرنس کے بعد ملاقات ہوئی۔

۹ مارچ ۱۹۹۰ء کو جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آج حضور ملک پرتگال کو برکت دے کر واپس روانہ ہو رہے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ احسان ہم سب کو (خاکسار کو بمعہ اہلیہ، عزیز احسان الٰہی بشیر، عزیزہ شاہدہ طاہرہ بیگم) اپنے ساتھ سپین جانے کی اجازت مرحمت فرما دی۔ پرتگال اور سپین کی سرحد پر CAIA کے مقام پر پہنچ کر حضور نے نمازِ جمعہ ادا کرنے کی غرض سے رک جانے کا ارشاد فرمایا۔ حضور نے نمازِ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔

اس کے بعد سب نے بیٹھ کر حضور کے ساتھ کھانا کھایا۔ اس کے بعد روانگی ہوئی اور جلدی ہی سرحد پر پہنچ گئے۔ وہاں امیر جماعت سپین اور عزیز ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ پاسپورٹ وغیرہ کے اندراج کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سرزمین سپین میں داخل ہوئے۔

بچوں کے لئے اسہال کی بیماری مہلک ثابت ہو سکتی ہے۔ اس بیماری میں انہیں نمکول (O.R.S) ضرور دیجئے۔ ماں کا دودھ بھی جاری رکھیں اور چار ماہ سے زائد عمر کے بچوں کو ہلکی نرم غذا بھی دیتے رہیں۔ یہ بات اپنے ماحول میں سب کو بتائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صفحہ 5 سے آگے

سے ان تمام بنکوں میں سے ہوتی ہوئی جن کی معرفت یا ذریعہ چیک اسی ملک میں اس بنک تک بھیجا گیا تھا۔ بھیجنے والے بنک تک پہنچے گی اگر چیک PAYEE کے COLLECTION کروانے اور اور وہاں سے رقم حاصل کر کے واپس آنے کے تمام مراحل بخیر وخوبی بغیر کسی خرابی کے طے بھی ہو جائیں تو بھی کس قدر وقت ضائع ہوتا ہے اور مجھے تو ایسے ضرورت مند بوڑھوں غیر ملک میں گئے ہوئے خاوندوں کی بے یار ومددگار بیویوں امنگوں بھرے دلوں والے نوجوانوں کے ٹلکے ہوئے چہرے سخت تکلیف دیتے تھے جن کو بار بار بلکہ کئی بار ہم بامر مجبوری یہی جواب دیتے تھے کہ ابھی آپ کے چیک کے پیسے نہیں آئے اور اگر خدانخواستہ کوئی تکنیکی خرابی کسی جگہ ہو گئی ہے تو ایک لمبے عرصے کے بعد چیک بغیر پے منٹ کے واپس آجائے گا۔ اب بغیر پے منٹ کے چیک واپس وصول کرتے ہوئے متعلقین پر کیا کیا قیامت گذرے گی یہ ان کے حالات پر اور ان سہانے خوابوں پر منحصر ہوتا ہے جن کا متعلق اور دارومدار چیک کی رقم سے ہوتا ہے۔

اگر اندرون ملک ایک شہر سے دوسرے شہر میں فوری طور پر رقم بھجوانی مقصود ہو تو اس کے لئے بذریعہ تار یعنی ٹی ٹی کے ذریعے بھجوائیں اور ساتھ ہی تار اپنے عزیز کو ضرور بھجوا دیں کہ رقم فلاں بنک کی معرفت ٹی ٹی کے ذریعے بھیجی ہے تاکہ PAYEE خود سرگرم عمل ہو کر غیر ضروری تاخیر سے بچ سکے۔ بعض دفعہ تو ٹی ٹی بھیج کر جو تجربہ ہوتا ہے تو بھیجنے والا یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کیوں نہ پیدل ہی جا کر یہ رقم متعلقہ شخص کو دے دی۔ جن شہروں میں STD یا NTD کا فون کا نظام موجود ہے تو ایسی صورت میں ٹی ٹی بذریعہ ٹیلیفون بھجوانی چاہیئے اور ساتھ ہی اپنے عزیز کو بھی فون کر دیں کہ فلاں بنک میں ٹی ٹی بذریعہ فون بھجوا دی ہے ایسی صورت میں ایک امکان تو یہ بھی ہوتا ہے کہ ٹی ٹی کی رقم اسی روز مل جاتی ہے۔ یا زیادہ سے زیادہ اگلے روز مل جائے گی

بات کراس چیک سے چلی تھی تو اگر کوئی ایمرجنسی نہ ہو جس کے لئے ٹی ٹی بذریعہ فون بھیجنی سود مند ہو تو اندرون ملک یا بیرون ملک سے رقم بذریعہ بنک ڈرافٹ اور وہ بھی ONLY PAYEE A/C والے بنک ڈرافٹ کے ذریعے بھیجنا سب سے زیادہ محفوظ کم سے کم وقت لینے والا اور یقینی پے منٹ والا طریقہ ہے۔ میرے ایک دوست نے بتایا کہ اسکے ایک عزیز نے مڈل ایسٹ سے بنک ڈرافٹ بھجوا دیا جو امریکہ کے کسی بنک کی نیویارک کی برانچ سے قابل ادائیگی تھا۔ اب بلا وجہ رقم کی وصولی میں ایک ڈیڑھ مہینے کی دیر ہو گئی بھیجنے والے شخص نے تو رقم مڈل ایسٹ کے بنک میں دے دی اور میرے دوست کو وہ رقم ایک ڈیڑھ ماہ کے بعد ملی اس رقم سے ایک ڈیڑھ ماہ فائدہ اٹھایا بنک نے جس کے پاس وہ ڈپازٹ کے طور پر پڑی رہی اور ایک تو مڈل ایسٹ میں ڈرافٹ جاری کرواتے وقت چارجز دینے پڑے اور دوسرے ایکسچینج ریٹ کی مار کھائی اور پھر COLLECTION چونکہ دوسرے ملک سے ہوئی اس لئے COLLECTION کے چارجز اور دوبارہ ایکسچینج ریٹ کی مار کھائی یعنی تاخیر کے ساتھ ساتھ اخراجات بھی دوگنے ہو گئے۔ اس لئے کراس ڈرافٹ اگر باہر کے کسی ملک سے آنا ہے تو آپ کے ملک میں کسی بنک پر اور مزید بہتر کہ آپ کے شہر کی برانچ یا "فارن ایکسچینج کا کاروبار کرنے والی نزدیک ترین شہر کی برانچ پر واجب الادا ہونا چاہیئے۔

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۴۹۱:- میں محمد فیروز الدین ولد محمد زمان صاحب قوم شیخ پیشہ پنشنر عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۵۳ء ساکن صابر آباد آزاد کشمیر حال دارالصدر جنوبی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۸۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان، ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین دس کنال ۱۰ مرلہ واقع صابر آباد ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر مالیتی -/۳۰,۰۰۰ روپے (۲) رہائشی مکان ۱۰ مرلہ واقع صابر آباد ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر مالیتی -/۳۵,۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں اور مبلغ -/۵۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد فیروز الدین۔ کوارٹر نمبر۳ ۷ دارالصدر جنوبی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ احسان الرحمٰن بسرا وصیت نمبر ۱۵۷۶۴ گواہ شد نمبر۲۔ محمد لطیف بٹ وصیت نمبر ۲۳۹۲۴۔

مسل نمبر ۲۷۴۹۲:- میں سلطان احمد ولد عبداللہ صاحب قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن چک نمبر ۸۳ ر۔ب ڈلہ جرمیاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زرعی زمین دو ایکڑ مالیتی -/۸۰۰۰۰ روپے (۲) مکان ۱ ۱/۲ مرلہ مالیتی -/۲۵,۰۰۰ روپے۔ اور مبلغ -/۲۴۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سلطان احمد ولد محمد عبداللہ بمقام چک ۸۳ ر ب ڈلہ جرمیاں ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر۱ رشد احمد پسر موصی۔ گواہ شد نمبر۲ جمیل احمد پسر موصی۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

خاص طور پر افریقن نیشنل کانگریس پر سے پابندی اٹھانے اور نیلسن منڈیلا کو رہا کرنے کا۔ انہوں نے کہا کہ اب جو اصلاحات شروع کی جا چکی ہیں ان کے خلاف کسی شخص کو قدم اٹھانے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ اب یہ قافلہ آگے ہی بڑھے گا انہوں نے کہا مجھے امید ہے عنقریب میں ایک ایسے قانون کا اعلان کر سکوں گا جس کے ذریعے پبلک مقامات پر نسلی امتیاز کی پالیسی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام -/۱۵ روپے
۶۰ گرام -/۴۵ روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

ہر وہ شخص جو صدقہ کا مستحق ہے وہ آپکی نظر میں ہونا چاہیئے تاکہ آپ جب بھی ممکن ہو اسے صدقہ دے کر اسکی مدد کر سکیں ـــــ اور اپنی بھی

اگر آپ اس طرح غرباء کی مدد کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ بھی آپ سے راضی رہے اور معاشرہ کی ناہمواری بھی کم ہوتی رہے۔

صدقات کی طرف ضرور توجہ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نڈر اور بہادر بن کر دین کی خدمت کیلئے آگے بڑھو

ارشادات حضرت فضل عمر

"ایک اور مشکل جو بسا اوقات کمزور انسان کے قدم کو ڈگمگا دیتی اور اسے اپنے آپ کو قربانیوں کی آگ میں جھونکنے سے روکتی ہے۔ وہ مالی مشکلات ہیں۔ ایک طرف دنیا اپنے پورے حسن کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہے اور دوسری طرف خدا تعالےٰ کا دین اسے آواز دے رہا ہوتا ہے کہ آؤ اور میری مدد کرو وہ دنیا کی طرف جھانکتا ہے تو وہ اسے مال و دولت اور زیب و زینت کے ساتھ آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہے اور دین کی طرف دیکھتا ہے تو وہاں اسے روپوؤں کی جھنکار سنائی نہیں دیتی۔ یہ دیکھ کر ایک کمزور انسان کا دل دہل جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں خدا کے لئے اپنی زندگی کو کس طرح وقف کر دوں۔ میں نے خدا کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تو میں بھوکا مر جاؤں گا۔ میرے بیوی بچے کیا کھائیں گے۔ ہم اپنا معیار زندگی کس طرح قائم رکھ سکیں گے اور اگر یہ لالچ اس کے دل میں غالب آجاتی ہے تو وہ خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت سے محروم ہو جاتا ہے ....

اس بدظنی کو اپنے دل سے نکال دو۔ تمہارا خدا سمیع اور علیم ہے۔ اگر تم سچے دل سے خدا تعالیٰ کو پکارو گے اس وجہ سے کہ وہ تمہارے حالات کو جانتا ہے وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا اور تمہیں ہر قسم کی مشکلات سے نجات دے گا۔ پس ان وساوس میں اپنی زندگی مت بسر کرو۔ بلکہ نڈر اور بہادر بن کر خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو۔"

ضرورت ہے

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایکسرے ٹیکنیشن کی ایک آسامی خالی ہے انجمن کی طرف سے حسبِ قواعد منظور شدہ مراعات امداد گندم اور امداد موسم سرما کے علاوہ تنخواہ کا گریڈ حسب ذیل ہو گا۔

۱۹۶۰ - ۴۹ - ۹۸۰

امیدوار حضرات مقامی صدر جماعت / امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

آپ کی خدمت ہمارا نصب العین

رحمٰن بیکرز ربوہ فون نمبر ۳۳۰

احباب کی خدمت میں عمدہ مٹھائیوں کے بعد اب پیش کرتے ہیں، صبح کا ناشتہ حلوہ پوری، چنے، عمدہ رس ملائی اور عنقریب بہترین آئس کریم

مشہور زمانہ سب سے زیادہ فروخت ہونے والا
جی ایف سی
پاکستان بھر میں مقبول پنکھے مستند گارنٹی کے ساتھ
TRADE MARK GFC FAN
ملتے جلتے ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں
ربوہ میں واحد ڈیلر
پاک آئرن سٹور
گولبازار ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

○ کراچی کے مختلف علاقوں میں موت کا رقص بدستور جاری ہے۔ گذشتہ روز فائرنگ اور تشدد کے واقعات میں کم از کم ۲۰ افراد ہلاک ہو گئے۔ لاشیں کورنگی، زمان ٹاؤن، لیاقت آباد، ابیے سینیا لائنز سندھی مسلم سوسائٹی اور فنانس سنٹر سے ملی ہیں۔ مرنے والوں میں ایک ٹریفک کانسٹیبل بھی شامل ہے۔

○ وزیرِاعظم بے نظیر بھٹو نے تمام سیاسی نمائندوں پر مشتمل اعلیٰ اختیاراتی ایکشن کمیٹی بنانے کا حکم دیا ہے۔ یہ کمیٹی سندھ میں امن و امان قائم کرنے میں مدد دے گی

○ مرکز اور پنجاب میں جاری شدہ مذاکرات کے نتیجے میں دونوں طرف سے فلور کراسنگ روکنے پر اصولی طور پر اتفاق رائے کر لیا گیا ہے۔ اس ضمن میں اختلاف صرف اس بات پر ہے کہ حکومت پنجاب اس کا اطلاق ۲ دسمبر ۱۹۸۸ء سے چاہتی ہے جبکہ مرکزی حکومت قانون کا اطلاق پارلیمنٹ کی منظوری سے چاہتی ہے۔

○ وزیرِاعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ میں تربیت یافتہ تخریب کار گوریلا کارروائیاں کر رہے ہیں۔ اسلئے یہاں گورنر راج کے قیام سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ گورنر راج نافذ کر بھی دیا جائے تو سول انتظامیہ تو وہی ہے اس سے صورت حال میں کیا تبدیلی آئے گی اسی طرح فوج کو بلانے والے بھی یہ بتائیں کہ اس سے صورتِ حال کیسے بہتر ہو جائے گی؟ انہوں نے کہا کہ افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں اور معصوم عوام کے جذبات کو بھڑکانے کیلئے اخبارات من گھڑت کہانیاں شائع کر رہے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ کے مشہور رسالے نیوز ویک نے لکھا ہے کہ کشمیر پوری دنیا کا واحد علاقائی مسئلہ ہے جس پر جنگ چھڑ سکتی ہے پاکستان اور بھارت کی فوجیں سرحدوں پر پہنچ چکی ہیں۔ اور دونوں ملک عالمی مارکیٹ سے دھڑا دھڑ اسلحہ خرید رہے ہیں۔

○ سرحد پار سے موصولہ اطلاعات کے مطابق بھارت کے خفیہ ادارے "را" نے سندھ میں اپنی سرگرمیاں تیز کرنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔

○ نیا اقتصادی منصوبہ پیش کرنے پر روسی وزیرِاعظم نکولائی رژکوف کے خلاف پیش کردہ تحریک عدم اعتماد ووٹنگ کے بعد مسترد کر دی گئی۔ تاہم مسٹر رژکوف کو نئے منصوبے میں مناسب ترمیم کے لئے ایک ہفتے کی مہلت دے دی گئی ہے

○ ملائیشیا کی ایک عورت سمیت ہانگ کانگ کے آٹھ باشندوں کو منشیات کی سمگلنگ کے الزام میں ایک ہی دن پھانسی دے دی گئی۔

○ روس کے مسٹر بورس یلسٹن سوویت یونین کے سب سے مشہور سیاستدان بن گئے ہیں۔ ان کی طرف سے اصلاحات کی پیشکش اور اسی کے نفاذ کی بھرپور کوششیں کی جا رہی ہیں۔

پتہ

شاہی طبیب حضرت حافظ حکیم مولانا نورالدین کے مشہور شاگرد حضرت حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مرکز
گوجرانوالہ فون ۲۸۴۴۰
ربوہ فون ۹۰۶
قلعہ کالر والہ ۔ ملتان ۔ کراچی